AL FAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۶۲ | مورخہ ۹ فروری ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

الحمد للہ اب حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ ۵ فروری ظہر کے وقت سے حضور خود جماعت کراتے ہیں۔ اور آج ۸ فروری صبح کی نماز میں بھی تشریف لائے۔ جوڑوں میں یوں تو آرام ہے۔ البتہ کسی قدر کسک باقی ہے۔

۳ فروری صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب (پور اول حضرت خلیفہ ثانی) نے ہوائی بندوق سے چاند ماری میں سب سے اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔

۵۔ فروری بعد نماز عصر حق نواز خان صاحب پنشنر دفعدار احمدی نے احمدیہ ٹورنمنٹ کے سلسلہ میں گھوڑے پر مختلف کرتب نہایت قابلیت اور شہسواری چابکدستی سے دکھلائے۔ جب آپ کرتب دکھلا چکے۔ تو محمد یوسف (متعلم ہائی سکول) بن خانصاحب مولوی غلام محمد صاحب مرحوم گلگت نے نیزہ بازی میں حصہ لیا۔ ۶ فروری بعد عصر تقسیم انعامات اور ٹی پارٹی ہوئی ٭

نظم
در شان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح

یہ نظم ۱۱ جنوری ۱۹۲۲ء کو بعد نماز عصر جناب مولانا غلام احمد صاحب اختر ساکن اوچ شریف نے بحضور خلیفۃ المسیح پڑھی (ایڈیٹر)

خدا آمیخت حسن احمد و شان محمد را\
دہد تا صورتے فضل عمر محمود احمد را

تجلیہائے طور قادیاں طور سینا است\
زند ہوشی بہوش آورد شتاقان ایزد را

بیا پروردۂ فرعون نفس ایں وادی ایمن\
کلیم اللہ میسازد چو موسیٰ ہمچو من بد را

بجائے قطع ید بو علم و عرفان دست یابیم\
دہد گر جلوۂ ایں یوسف طلعت خود را

غناد التفارت و استتار و جلوہ در کار اند\
ہزاراں میروند از خود بخود گر آورد صد را

جمال یوسف استغنائے مومن رفعت عیسیٰ\
بود جز و کمال و جلوۂ ایں حسن بیحد را

بپوشد دست خود موسیٰ بخود دم در کشد عیسیٰ\
زلیخا ئی کند یوسف چو بیند ایں خط و خد را

محمد در لباس احمد آمد جلوہ گر دیشب\
بہ محمود احمد آورد بتیغ احمد محمد را

دہند دار العلوم قادیاں ہر الم نشرح\
رموز لوح محفوظ است از بر طفل ابجد را

براز دہر کہ جان مستعار اینجا ہمے یابد\
عیاں سر ازل بیش ابد راز لیست سرمد را

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بود ہر بندہ و ترسا بہ پیشش سجدہ میدارد
فروش یا شم ابروش ہرکس قدر معبودرا
اگر حمد از خدا آید بود محمود مقصودش
ز خلق ار حمد خود خواہد ظہورے بخشد احمد را
جلال اندر جمال آمیخت از آں محمود احمد شد
ببیں در شان جمع الجمع ظاہر حمد ایزد را
تلاطم ہا است بحر لطف حق را بر بنی آدم
کہ از ما بندگان سرکردہ ہر بندۂ خود را
چہ غم یاجوج و ماجوج اند اگر ایں نفس و شیطان
کہ ذوالقرنین زا امعی نفس بر میکشد سدرا
چہ غم پیغام نزدیکان اگر صمصام اعدا شد
کشد بادا برو ورنہ راند آرہ شدرا
امیری سیکند چوں حاسدت ایں نفس امارہ
کہ ایں طاغی نمیدارد نگاہ از سرکشی حدرا
برآں ایں ملحد محتال را از خواجگی ورنہ
نشاید زشت را نیکو ز عدوان نیکتر بدرا
ہمیراں جہل و ظلمت راشب یلدائے غفلت را
بجز و س نہ بخشد نیات بدرا روشنی بدرا
بخیز اے سرو نازم تا قبا سنہا دوتا گردد
پے موسیٰ وشاں اے نخل طورم راست کن قدرا
کسے کو خاکپایت را توتیائے چشم میسازد
نہ بیند طور سینا را نداند نام احمد را
بخاک افتادگاں را از خرامی پے سپر گردی
ز ابرو نہ بخون آغشتگاں تیغ مہند را
چساں ہرے بیاید بار ایں ناچیز در بزمت
ز صدرہ باتو حاجتہا است صدرا ہمچو من صدرا
ز الفاست صباح دین و مہ مہر آید از مغرب
مظفر کن الٰہی! شرق تا غرب ایں مؤید را
ز نقش سجدۂ انگیست صفر پیکر اختر
خدا زیں صفر از یک دہ کند فضل مسرّد را

عاجز خاکسار غلام احمد اختر احمدی
اوچ شریف

اخبار احمدیہ

فوٹو مطلوب — اگر کسی بھائی کے پاس ابی المکرم استاذی المعظم حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فوٹو ہو۔ تو از راہ عنایت مجھے بھیجدیں۔ بعد استعمال اصل واپس کر دیا جائیگا رسالہ مسلم سن رائز میں شایع کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا ہی حضرت مولٰنا المکرم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم مغفور۔ اور حضرت شہید مرحوم صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کا ایک ایک فوٹو مطلوب ہے۔ یہ فوٹو یہاں پہنچنے کے دو ہفتہ کے بعد واپس کر دئے جائینگے۔ بہتر ہو گا کہ بذریعہ رجسٹری ارسال فرما دیں۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

27 La Belle Ave
High land Park Mich
(U. S. Amrica)

ایک رئیس کی بیعت — جناب نواب باقر علی خان صاحب رئیس سہسوان ضلع بدایوں جناب خان بہادر مولوی عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ بیلی بھیت کے ذریعہ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ بھی کہ آپ کے ذریعہ اور بہت سی سعید ارواح کو ہدایت نصیب ہو

نہایت ضروری اعلان — پچھلے سال فروری میں ایک اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جو دوست کسی جگہ کوئی جلسہ یا لیکچر وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں یکم اپریل تک دفتر تالیف و اشاعت میں بھیجدیں۔ تاکہ ایک پروگرام بنا کر مبلغین کو حسب ضرورت بھیجا جائے کیونکہ مبلغین کے لئے اگر متفرق طور پر درخواستیں موصول ہوں تو ایک تو روپیہ زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ دوسرے وقت پر پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور بعض تاریخیں آپس میں ٹکرا جاتی ہیں۔ جن کو پھر بدلنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس سال پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں دوست اس سال جلسہ وغیرہ کروانا چاہیں۔ وہ ابھی سے فیصلہ کر لیں۔ اور یکم اپریل تک اپنی اپنی درخواستیں دفتر تالیف و اشاعت میں بھیجدیں۔ تاکہ ایک پروگرام بنا کر ان کو تاریخوں سے مطلع کیا جا سکے۔ ورنہ جو درخواست اس تاریخ کے بعد موصول ہوگی۔ اس کا انتظام ہمارے لئے سخت مشکل ہوگا۔ نیز احباب اس امر کا بھی خاص خیال رکھیں کہ جیسے پہلے کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ مناظرہ یا مباحثہ بغیر مشورہ اور اجازت طے نہ کیا کریں۔ بعض لوگ قانونی تحریریں کر لیتے ہیں۔ اور پھر وقت پر دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے جب کبھی کوئی موقعہ پیش آئے۔ تو فوراً شرائط اور تاریخوں کے متعلق ناظر تالیف و اشاعت کو لکھنا چاہیئے۔ تاکہ وقت پر خواہ مخواہ کی تشویش نہ ہو۔ والسلام - رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

سکرٹری تبلیغ — یہ احباب نئے سکرٹری تبلیغ مقرر کئے گئے ہیں امید ہے کہ یہ اپنے فرائض کو کامل توجہ اور اخلاص سے بجا لائینگے۔

کلکتہ۔ چودہری ابو الہاشم صاحب۔ بمبئی۔ میاں امام الدین صاحب سنور۔ مولوی قدرت اللہ صاحب۔ جالندھر جٹاں۔ عبد الکریم صاحب۔ سیالکوٹ۔ منشی عبد اللہ صاحب بجائے مستری نظام دین صاحب کے۔ چک نمبر ۶/۱۱ (منٹگمری) مستری علی محمد صاحب کلیان پور ضلع لائل پور۔ محمد علی صاحب۔ بغداد۔ سید فتح علی شاہ صاحب۔ رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت

نتیجہ امتحان مبلغین کلاس

مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل فزیالوجی یعنی افعال الاعضا نمبر ۶۲ - ہدایاز زین ۶۲

مولوی غلام احمد صاحب	" "	نمبر ۶۲	نمبر ۳۹
" ظہور حسن صاحب	" "	۵۴	" ۶۱
" زین العابدین آف ماریشیس	" "	۵۰	" ۶۳
" شاہزادہ صاحب مولوی فاضل	" "	۴۸	" ۵۵
" ظل الرحمٰن صاحب آف بنگال	" "	۳۶	" ۴۸

خاکسار رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

دو مفت اخباروں کیلئے درخواست — اسوقت ہمارے پاس دو درخواستیں ایسے غریب احمدیوں کی پہنچی ہیں۔ جو بوجہ کم استطاعتی اخبار نہیں خرید سکتے حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی سفارش فرمائی ہے۔ ہمارے فنڈ میں قطعاً گنجایش نہیں۔ اسلئے چند دوست اس کار خیر میں حصہ لیکر دونو صاحبوں کے نام چھ ماہ یا سال کے لئے الفضل جاری کرا دیں

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۹ - فروری ۱۹۲۳ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رام دیو

نمبر ۴

(از جناب مولانا شیر علی صاحب بی اے)

دوسری دلیل پروفیسر صاحب نے اپنے حوالجات کے مسند ہونے کی تائید میں یہ دی تھی۔ کہ لوگوں نے مسٹر امیر علی کی تردید کیوں نہ کی۔ پس تردید نہ کرنا اور اس شخص کو مرتد قرار نہ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسکو صحیح تسلیم کر لیا گیا۔ پروفیسر صاحب کی اس دلیل کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے مندرجہ ذیل باتیں پیش فرمائیں :-

(۱) ہر مخالف رائے کا رد کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ نہ ہی ہر بات جس کو رد نہ کیا جائے۔ صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے۔

(۲) کیا پروفیسر صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں ہر اس بات کا جو ان کا کوئی ممبر غلطی سے کہہ بیٹھے۔ رد کیا جاتا ہے۔

پروفیسر صاحب اس کا جواب دینے سے ساکت ہیں۔

(۳) یہ دعوے دنیا میں کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے افراد میں سے ہر ایک نے جو خیالات ظاہر کئے ہوں۔ ان کا بالاستیعاب رد کیا جاتا رہا ہے۔ بیسیوں باتیں کئی وجوہ سے ناقابل التفات خیال کی جاتی ہیں۔ اور بیسیوں تحریریں ان لوگوں کی نظر سے جو جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہیں پوشیدہ رہتی ہیں۔

اس کا کوئی جواب پروفیسر صاحب نہیں دے سکے۔

(۴) یہ کتاب اس زمانہ میں لکھی گئی۔ جب مذہب کے واقف انگریزی سے ناواقف تھے۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ یہ کتاب ان تک پہنچی۔

(۵) مسلمان ہمیشہ سے ان عقائد کے مخالف ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔ پھر اور تردید کی کیا ضرورت تھی۔

(۶) انکار کے لئے اسی قدر کافی ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے اصل عقائد کا اظہار کر دیں۔ اور نئے خیالات سے برأت کر دیں۔ اور یہ بات خود سپرٹ آف اسلام کے جواب کے مطابق ہو چکی ہے۔ مسٹر امیر علی خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کی کتاب کی مخالفت کی گئی۔ ان کے غلط خیالات کا رد کیا گیا۔

۲ و ۳ کا پروفیسر صاحب کوئی جواب نہیں دے سکے یعنے نہ اس کا ثبوت دیا ہے کہ آریہ سماج میں ہر اس بات کا جو ان کا ممبر غلطی سے کہہ بیٹھے۔ رد کیا جاتا ہے۔ اور نہ اس بات کی تردید کی۔ ہے کہ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں کر سکتا کہ اس کے افراد میں سے ہر ایک نے جو خیالات ظاہر کئے ہوں ان کا بالاستیعاب رد کیا جائے۔ مگر با ایں ہمہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ چونکہ مسلمانوں نے مسٹر امیر علی کی باتوں کا رد نہیں کیا۔ اسلئے وہ ان کے اقوال کو اسلام کے بعض مسائل کی کمزوری کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں۔ چیزے کہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔ اب میں ان کے جوابات کو لیتا ہوں

نمبر ۱ کے جواب میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی بات کی تردید نہ کرنا اسکو صحیح تسلیم کرنا ہوتا ہے لیکن بعض حالتوں میں کسی بات کی تردید نہ کرنا اپنی کمزوری کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ اب اس بات کا ثبوت کہ موجودہ صورت بھی ان "بعض حالتوں" میں سے ایک ہے۔ پروفیسر صاحب کے ذمہ ہے یعنے اگر بالفرض مسلمانوں نے مسٹر امیر علی کے ان خیالات کی تردید نہیں کی۔ تو یہ پروفیسر صاحب کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا ثبوت دیں۔ کہ کمزوری کے احساس کی وجہ سے جواب نہیں دیا گیا۔ صرف کہہ دینے سے تو کمزوری ثابت نہیں ہو جاتی دوسرے مسٹر امیر علی کا خود اقرار موجود ہے۔ کہ ان کی کتاب کی مخالفت کی گئی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے غلط خیالات کی تردید کی گئی۔ تیسرے ان مسائل پر مسلمان ہمیشہ بحثیں کرتے اور مضامین لکھتے ہیں۔ یہ ایسے مضامین نہیں جن پر بحث کرنے سے مسلمان اجتناب کرتے ہوں۔ پس اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ مسٹر امیر علی کی غلط خیالات کی خصوصیت کے ساتھ کسی مسلمان نے تردید نہیں کی۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کسی کمزوری کے احساس کی وجہ سے خاموشی اختیار کی گئی ہے ۔

نمبر ۲ و ۳ پر خاموشی سے گذر جانے کے بعد ۴ کے جواب میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سپرٹ آف اسلام کا انگریزی میں ہونا انگریزی نہ جاننے والے مسلمان علماء کیلئے تو نہ جواب دینے کی وجہ ہو سکتی ہے لیکن احمدی جماعت کے تو کئی سال سے انگریزی دان واعظ ولایت میں موجود ہیں۔ انھوں نے مسٹر امیر علی کے ان غلط خیالات کی تردید کیوں نہ کی۔ پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدیہ جماعت کے واعظ علی الاعلان ان غلط خیالات کی تردید کرتے رہتے ہیں۔ پس جس کتاب میں یہ غلط خیالات موجود ہیں۔ خواہ وہ مسٹر امیر علی کی ہے یا کسی انگریز پادری کی یا کسی جرمن پروفیسر کی ہے۔ ان سب کی تردید کی جاتی ہے۔ جب ان غلط خیالات کی تردید کی گئی۔ جو مختلف کتابوں میں موجود ہے تو اس سے سب کتابوں کا رد ہو گیا۔ اور کوئی عقلمند ہم سے اس بات کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ کہ تمہیں تمام لوگوں کی کتابوں کو لیکر ہر ایک کتاب کا الگ الگ جواب شائع کرنا چاہیئے۔ پس اگر یہ غلط خیالات مسٹر امیر علی یا کسی اور صاحب کی کتاب میں موجود ہیں۔ تو ان کا رد بھی ہو چکا ہے۔ ایک مسٹر امیر علی کیا۔ دنیا کے ان تمام مصنفین کا رد ہو چکا ہے۔ جنہوں نے ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ خواہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں یا انگلستان کے۔ امریکہ کے رہنے والے ہیں یا افریقہ کے۔

نمبر ۵ کے جواب میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ تردید کی اسلئے ضرورت تھی۔ کہ سید صاحب کی تحریروں کا اثر زائل کیا جاتا۔ پروفیسر صاحب کو تسلی رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر یہ غلط خیالات مسٹر امیر علی کی کتاب میں موجود ہیں۔ تو ان کا رد کئی بار ہو چکا ہے۔ اسلئے پروفیسر صاحب فکر نہ کریں۔ مسٹر امیر علی صاحب کی تحریروں کے بد اثر کا علاج کیا جا چکا ہے اور یہ تردید آئندہ بھی انشاء اللہ جاری رہیگی۔ اور مسٹر امیر علی صاحب تو خود فرماتے ہیں۔ کہ ان کی کتاب کی مخالفت ہوئی۔ غلط خیالات کی تردید ہوئی۔ اب پروفیسر صاحب کو کس بات کا فکر ہے۔

۶ میں جس بات کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا ہے اسکی پروفیسر صاحب تردید نہیں کر سکے۔ اور جو اصول آنحضور نے بیان فرمایا ہے۔ اس کا بھی پروفیسر صاحب کے پاس کوئی جواب نہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری دلیل :۔ پروفیسر صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ پیش کی تھی۔ کہ اگر کسی شخص کا وکیل عدالت میں کوئی بات بیان کرے۔ اور اس کا موکل اس کا انکار نہ کرے۔ تو عدالت میں وہ بات موکل ہی کی سمجھی جائیگی۔

اول تو اس دلیل کی تردید پروفیسر صاحب کی پہلی اور دوسری دلیل کے جواب میں ہی آچکی ہے۔ کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ پروفیسر صاحب کے ہر چہار پیش کردہ گواہوں میں سے ایک بھی اسلام کا مذہبی نمایندہ اور وکیل کہلانے کا مستحق نہیں نیز یہ بھی دکھایا جا چکا ہے۔ کہ ان کے اقوال کا انکار مسلمانوں کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اور مسٹر امیر علی خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی کتاب کی مخالفت کی گئی۔ پس پروفیسر صاحب کی یہ دلیل بھی ٹوٹ گئی۔ کیونکہ نہ تو ان لوگوں کا اسلام کی طرف سے مذہبی نمایندہ اور وکیل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ پروفیسر صاحب یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے بیان کی مسلمانوں کی طرف سے تردید نہیں ہوئی۔ بلکہ خود ان کا وکیل اقرار کرتا ہے کہ ان کے بیان کی مخالفت ہوئی۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے پروفیسر صاحب کی اس مثال پر حسب ذیل جرح فرمائی :۔

(۱) پروفیسر صاحب کی یہ مثال غلط ہے۔ کیونکہ وکیل تو خاص کام کے لئے موکل مقرر کرتا ہے۔ اور خود اسے اپنا نہیں سمجھتا ہے۔ پھر اپنی یا اپنے کسی معتبر کی موجودگی میں اس سے کام لیتا ہے۔ یہاں ان میں سے ایک بات بھی نہیں پائی جاتی۔ اگر مسلمانان عالم نے مسٹر امیر علی یا کسی اور کو اپنی طرف سے باقاعدہ مقرر کیا ہوتا۔ تب بشرط علم تردید لازمی تھی ؛

(۲) عدالتی وکیل اور مذہبی نمائندہ میں فرق ہے عدالتی وکیل خود فریق مقدمہ نہیں ہوتا۔ اور وہ کبھی اپنے یقین اور وثوق پر وکالت نہیں کرتا۔ مگر کسی مذہب کا وکیل ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ سب سے زیادہ اس مذہب پر یقین رکھتا ہے۔ اور جو شخص پہلے ہی یقین رکھتا ہے کہ جس مذہب پر میں ہوں۔ اس کے بعض مسائل کمزور ہیں۔ ایسے شخص کو کون عقلمند اس مذہب کا وکیل کہہ سکتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ مقدمات کے فریق انسان ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسبت جھوٹ یا غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وکیل کو دوران مقدمہ میں موکل کے بیان کی کمزوری ثابت ہو۔ اور وہ اس کا اقرار کرلے لیکن الہامی مذاہب کی بنا اس بات پر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور جو شخص کسی مذہب کے بعض حصوں کو رد کرتا ہے۔ وہ درحقیقت اس سارے مذہب کو رد کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مذہب کو جھوٹا سمجھتا ہے وہ اس کی طرف سے وکیل کیونکر کہلا سکتا ہے۔ پس مقدمات پر مذہبی وکالت کا قیاس کرنا بالکل غلط اور خلاف عقل ہے ؛

پروفیسر صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ عدالتی وکیل اور مذہبی نمائندہ میں فرق ہے۔ لیکن فرماتے ہیں۔ کہ میرا مطلب صرف وکالت سے تھا نہ کہ اس پیشہ سے۔ کسی کو شیر کہہ دینے سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر بات میں ہو بہو شیر کی طرح ہے۔ بلکہ صرف بہادری مراد ہوتی ہے۔ بیشک مذہبی نمایندہ اور عدالتی وکیل میں اس بات کی مشابہت ہے کہ دونو وکالت کرتے ہیں۔ لیکن صرف اتنی مشابہت اس نتیجہ کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ جو پروفیسر صاحب نکالنا چاہتے ہیں۔ اور اسی بات کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کی توجہ کو پھیرا تھا۔ اور یہ دکھایا تھا کہ اگر عدالتی وکیل کی بات اس کے موکل کی طرف سے سمجھی جاتی ہے۔ تو اس کے اور وجوہات ہیں۔ جو مذہبی نمایندہ میں نہیں پائے جاتے۔ پس پروفیسر صاحب کو یہ دکھانا چاہیئے تھا۔ کہ وہ وجوہات اور شرائط جیسا عدالتی وکیل میں پائے جاتے ہیں ایسا ہی مذہبی نمایندہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر پروفیسر صاحب ایسا نہیں کر سکے۔ بلکہ جو فرق حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمایا ہے جس کی وجہ سے مذہبی نمایندہ کا عدالتی وکیل پر قیاس نہیں ہو سکتا اس کو صحیح تسلیم کیا ہے ؛

پروفیسر صاحب اپنے آخری مضمون میں فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ کسی بات کی تردید نہ کرنا اس کو صحیح تسلیم کرنا ہوتا ہے۔ اگر پروفیسر صاحب کا یہ مطلب نہیں تھا تو وکیل کی مثال کیوں دی تھی۔ کیا آپ کا اس مثال سے یہی مطلب نہیں تھا کہ مسٹر امیر علی کی جن باتوں کی مسلمانوں نے تردید نہیں کی۔ ان کی نسبت یہی سمجھا جائیگا کہ وہ ان کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اگر پروفیسر صاحب کا یہ مطلب نہیں تھا۔ تو اس مثال کے بیان سے کیا غرض تھی اب پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا کہ میں نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ کسی بات کی تردید نہ کرنا اس کو صحیح تسلیم کرنا ہوتا ہے۔ صرف یہی ظاہر کرتا ہے کہ اب انھوں نے اپنی پہلی بات سے رجوع کر لیا ہے ؛

اس امر کے جواب میں کہ جو شخص ایک مذہب کے بعض حصوں کو رد کرتا ہے وہ درحقیقت اس سارے دین کو رد کرتا ہے کیونکہ یہ بات خلاف عقل ہے۔ کہ ایک شخص ایک دین کو خدا کی طرف سے سمجھے۔ اور پھر ان کے بعض حصوں کو غلط بھی سمجھے۔ پروفیسر صاحب نے یہ تو نہیں دکھایا۔ کہ کس طرح یہ ممکن ہے کہ ایک شخص ایک دین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی سمجھے۔ اور پھر اس کے بعض حصوں کو غلط بھی قرار دے۔ اور یہ دکھاتے بھی کیونکر۔ ایک بدیہی بات کو کس طرح رد کر سکتے تھے سوال یہ کرتے ہیں کہ دیکھو تم لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ماننا جزو ایمان قرار دیتے ہو۔ مگر لاکھوں کروڑوں انسان ان کو نہیں مانتے۔ کیا ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ وہ سب اسلام کے منکر ہیں۔ اس امر کا جواب پروفیسر صاحب کو ہم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ خود غیر احمدیوں سے ہی پوچھ لیں۔ کہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ ہے۔ جو لوگ ان کا انکار کرینگے۔ ان کی نسبت ان کا کیا فتویٰ ہے۔ غیر احمدیوں اور ہم میں صرف اتنا فرق ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اور وہ نہیں مانتے۔ مگر مسیح موعود کے منکروں کے متعلق دونو فریق کا ایک ہی فتویٰ ہے۔ پس اس طریق سے بھی پروفیسر صاحب کا مطلب حاصل نہیں ہوتا ؛

ایک اور بات جس پر پروفیسر صاحب نے بہت زور دیا ہے یہ ہے۔ کہ مسلمان بھائیوں نے مسٹر امیر علی کو کبھی مرتد قرار نہیں دیا۔ بلکہ انگلینڈ میں ان کو مسلمہ لیڈر قرار دیکر ان کی عزت افزائی کی ہے۔ ہم تو دکھا چکے ہیں۔ کہ مرتد کیا مسلمان کا قول بھی کوئی حجت نہیں۔ پھر پروفیسر صاحب ہم سے ایسا تقاضا کیوں کرتے ہیں۔ ہاں اگر پروفیسر صاحب کو ضرور اس بات کا شوق ہے۔ کہ ارتداد کا فتویٰ جاری ہو۔ تو پروفیسر صاحب ایسا کریں۔ کہ بغیر کسی شخص کا نام ظاہر کرنے کے ایک استفتاء علماء ہند کے سامنے پیش کریں۔ کہ ایک صاحب مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ کثرت ازدواج کو زنا قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مشرکین عرب کو خوش کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجمع میں مشرکین کے معبودان باطل کی تعریف میں دو آیتیں بنا کر سنائی تھیں۔ اور اسی بات کا اقرار کیا تھا۔ کہ قیامت کے دن یہ بت بھی اپنے اپنے پرستاروں کی شفاعت کرینگے۔ علمائے اسلام ایسے شخص کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں پھر دیکھ لیں کہ کیا جواب ملتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

362

پیغام کی مولوی محمد علی صاحب کی غلط بیانیوں پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش

۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء کے الفضل میں میں نے ایک مضمون بعنوان "مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ضروری اعلان کا کہاں تک پاس کیا" شائع کیا تھا۔ جسمیں میں نے ثابت کیا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے برخلاف اپنے اس عہد کے کہ آئیندہ ہم باہمی تبادلہ خیالات میں ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کرینگے۔ ہم پر ذاتی حملے بھی کئے۔ اور دل آزار کلمات کا بھی استعمال کیا۔ اور علاوہ ان باتوں کے غلط بیانیوں سے بھی کام لیا ہے۔ اور پھر یہ بھی بتایا تھا کہ مولوی صاحب کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہیں۔ ۲۱ دسمبر کے پیغام میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی گئی۔ مگر چونکہ اس کے آخر میں لکھا ہوا تھا کہ "باقی آئیندہ اشاعت میں" اسلئے اس کی تکمیل تک میں نے جواب میں توقف مناسب سمجھا۔ مگر اب ایک ماہ سے زائد انتظار کرنے کے بعد مجبوراً میں اتنے ہی حصہ کا جواب دیتا ہوں :۔

جواب سے پہلے میں مجیب کی تہذیب اور نرم کلامی کا نمونہ دکھا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ قارئین کرام کو علم ہو جائے۔ کہ جس الزام کے دفعیہ کیلئے مجیب نے کوشش کی ہے اس سے وہ آپ کس قدر بچ سکا ہے۔ آپ ہماری طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں گوہر افشانی کرتے ہیں :- "اسی طرح دنیا میں بعض ایسے بھی ناعاقبت اندیش ہوا کرتے ہیں"

"دیدہ بینا لیکر اس عبارت کو یہاں سے شروع کرو"

جس مضمون میں یہ مہذبانہ الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اس میں یہ عہد بھی موجود ہے "بہرحال ہم اعلان کر چکے ہیں کہ ہم ان کی گالیوں کا جواب نہ دینگے۔ اب وہ دل کھولکر ہمیں صلواتیں سنائیں۔ اور ساتھ ہی اس کے سخت کلامی کا الزام بھی ہم پر لگاتے جائیں۔ اب تمہارے ظلم وستم اور ہمارے صبر کی آزمائش ہے۔" ناظرین! ابھی یہ سخت کلامی نہیں۔ مگر آگے جاکر تو آپ نے غضب ہی کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں "ہمارے قادیانی دوستوں کو ان روشن واقعات پر پردہ ڈالتے ہوئے شرم آنی چاہیئے"۔ "شرم آنی چاہیئے" لکھ کر فرماتے ہیں :۔

"ہم تو اپنے اعلان کی پابندی کرتے ہوئے انہیں کچھ کہتے نہیں مگر انکو کیا خدا کا خوف بھی نہیں رہا"۔ یہ فقرہ بتاتا ہے۔ کہ یہ لوگ بدتہذیبی اور درشت کلامی میں کس حد تک ترقی کر چکے ہیں۔ کہ اپنے اس فقرہ "قادیانی دوستوں کو شرم آنی چاہیئے" کو کچھ نہ کہنے کے برابر سمجھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گالی اور دل آزاری کا معیار ان کے نزدیک بہت بلند ہو چکا ہے شاید وہ گندے اور بازاری گالیوں سے بھرے ہوئے الفاظ بھی جو حال ہی میں پیغام میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں شائع کئے گئے ہیں۔ اس معیار سے ابھی نیچے ہی ہوں ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس فقرہ پر "اب تمہارے ظلم وستم اور ہمارے صبر کی آزمائش ہے" ابھی ایک ماہ ہی گذرے کہ صبر کی آزمائش ختم ہو جائے۔ اور تحمل کا دامن چاک ہو جائے۔

اب میں اصل جواب کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں نے دل آزار کلمات اور ذاتی حملوں کے ثبوت میں چار باتیں پیش کی تھیں (۱) ہماری جماعت کو پیر پرستی کا طعن دیا گیا ہے (۲) ہماری جماعت کو خوردہ فکر سے خارجی قرار دیا ہے (۳) ہمیں محض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بے جا محبت میں حق کو چھوڑنے والا اور انکی غلط شخصیت کے پیچھے چلکر تعلیم حقہ اور عقائد صحیحہ کو قربان کرنیوالا بتلایا گیا ہے (۴) ہمارا نام رخنہ اسلام کو برباد کرنیوالا رکھا گیا ہے۔

مجیب نے ان چار باتوں میں سے جو صریح ذاتی حملے تھے۔ پہلی تین کو تو کسی مصلحت سے نظر انداز کر دیا ہے۔ صرف چوتھی بات کے متعلق دو جواب دئے ہیں۔ اول یہ کہ تم مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو۔ دوم یہ کہ یہ الفاظ تمہارے متعلق ہی نہیں۔ سو پہلے میں دوسرے جواب کو لیتا ہوں۔ اول تو یہ بالکل غلط ہے کہ یہ الفاظ ہمارے متعلق نہیں لکھے گئے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب نے پہلے ہمارے متعلق لکھا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ اور پھر ایک غیر احمدی مولوی کے متعلق یہی بات لکھی ہے۔ ان دونوں کا ذکر کرکے آپ نے یہ لکھا ہے۔ "یہ ہیں رخنہ اسلام کو برباد کرنیوالے لوگ ہیں کہ جو مسلمانوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں"۔ لیکن اگر میں مان بھی لوں کہ یہ الفاظ ہمارے متعلق نہیں۔ پھر بھی آپ کے اپنے اعلان کی خلاف ورزی کے جرم سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ الفاظ دل آزار ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ تو پھر خواہ ہمارے متعلق استعمال کئے جائیں یا غیر احمدیوں کے حق میں۔ یہ اس عہد کے خلاف ہیں۔ جو اعلان میں کیا گیا تھا۔ کیونکہ دل آزار کلمات کے استعمال سے قطعی طور پر مجتنب رہنے کا عہد ہمارے اور غیر احمدی دونوں کے حق میں ایک جیسا کیا گیا تھا۔ باقی یہ کہنا کہ تم مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو۔ میں حیران ہوں کہ میرے مطالبہ سے اس جواب کا کیا تعلق۔ میں نے یہ کب لکھا تھا کہ ہم غیر احمدیوں کو (کیونکہ مسلمانوں سے مراد آپ کی غیر احمدی ہی ہیں) کافر نہیں سمجھتے۔ اور کب یہ کہا تھا۔ کہ آپ ہمارے اس عقیدہ کے خلاف دلائل نہ دیں۔ سوال تو طرز بیان کے دل آزار ہونے پر تھا۔ اب کسی شریف آدمی سے دریافت کریں کہ کسی ایسی جماعت کے حق میں جو اپنی جان ومال اسلام پر فدا کر رہی ہو۔ یہ کہہ دینا کہ وہ رخنہ اسلام کو برباد کرنیوالے لوگ ہیں۔ رنجیدہ ہے یا نہیں۔ اگر مولوی صاحب اس مسئلہ پر شریفانہ طور پر دلائل سے بحث کرتے۔ تو کوئی قابل اعتراض بات نہ تھی۔ اور یہی تبادلہ خیالات کا مفہوم ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ ہی انصافاً بتائیں۔ کہ اس کے ردّ میں مولوی صاحب نے کونسی دلیل دی ہے۔ پس بغیر دلیل دینے کے گالیوں پر اُتر آنا اور ذاتی حملے شروع کر دینا اگر یہ کام دل آزاری نہیں۔ تو پھر دل آزاری دنیا میں کس بلا کا نام ہے۔

باقی غیر احمدیوں کو کافر سمجھنے کا مسئلہ سو اسکے متعلق میں نے اپنے اسی مضمون میں الگ بحث کی تھی۔ اور بتایا تھا کہ صرف ہم ہی غیر احمدیوں کو کافر نہیں سمجھتے۔ بلکہ آپ بھی سمجھتے ہیں جس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں اسجگہ اسکو پھر دہرا دیتا ہوں شاید اب بھی مولوی محمد علی صاحب اسپر کوئی روشنی ڈالیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ یہاں تک۔ کہ اگر حدیث میں بھی کسی کو کافر کہا ہے۔ تو اس کی بھی تاویل کر لو۔ اور مسلمان کی تعریف کرتے ہیں "کہ جو قرآن کو مانتا ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیرو کہلاتا ہو"۔ بس وہ مسلمان قرآن کو مانتے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہلاتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ آپ ان کو کافر کیوں کہتے ہیں۔ کیا وہ حضرت مسیح موعودؑ کو کافر کہنے کے ساتھ ہی قرآن کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو کہلانے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ اگر نہیں تو وہ آپکی تعریف کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آپ ان پر کفر کا فتوے کیوں لگاتے ہو اگر کہو کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہو جاتا ہے اسلئے وہ کافر ہیں تو اول تو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ آپ لکھ چکے ہیں کہ اگر حدیث میں بھی کسی کو کافر کہا گیا ہے۔ تو اس کو بھی تاویل کر لو پس اس حدیث کے ماتحت بھی وہ کافر نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کو درست تسلیم کرنے پر بھی نتیجہ یہی نکلیگا۔ کہ بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن کے پائے جانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ خواہ وہ بظاہر کتاب اللہ کو مانتا بھی ہو اور خواہ وہ محمد رسول اللہ صلعم کا پیرو کہلاتا بھی ہو۔ پس اگر اس رنگ میں مسلمانوں کو کافر سمجھنا رشتۂ اسلام کو برباد کرنا ہے تو آپ خود اس رشتہ کو برباد کر رہے ہیں۔ ہم پر الزام دینے کے کیا معنے پہلے اپنی پوزیشن کو صاف کریں۔ پھر دوسروں پر اعتراض کے لئے زبان کھولیں۔ من صلی صلوٰتنا و استقبل قبلتنا کو بھی اس سے حل کرلیں۔

اس کے بعد چند نمونے میننے مولوی صاحب کی سابقہ غلط بیانیوں کے پیش کئے تھے۔ اور چند تازہ غلط بیانیوں کے ساتھ غلط بیانیوں میں سے مجیب صاحب دونو بالکل ہی ہضم کر گئے ہیں۔ یعنی ایک تو کفر و اسلام کی بحث میں جو غلط بیانی مولوی صاحب نے کی ہے اور ایک حضرت مسیح موعودؑ کی طرف یہ منسوب کرنا کہ حضور نے کہیں لکھا ہے۔ کہ فرشتہ نے آمنہ کو آواز دی کہ جب تو لڑکا جنے اس کا نام احمد رکھنا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب کا دل بھی محسوس کر گیا ہے کہ یہ ناقابل تاویل غلط بیانیاں ہیں۔ پس میں مجیب صاحب سے اتنا دریافت کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ حوالوں کے نقل کرنے میں ایسی فحش تحریف کا ارتکاب کرنیوالا کیا اس قابل ہے کہ اسے کسی دینی جماعت کی رہنمائی کیلئے منتخب کیا جائے؟

باقی غلط بیانیوں کے متعلق جو تاویلات کی گئی ہیں وہ اسقدر رکیک اور واہیات ہیں کہ ان کا نام تاویل رکھنا بھی لفظ تاویل کی ہتک ہے۔ مثلاً امام ابو حنیفہ کے والد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جوابدہ نہیں اسکا جواب علامہ نور دین مرحوم سے طلب کرنا چاہئے تھا۔ کہ جنہوں نے خود اپنی زندگی میں لکھوایا۔ بیشک ہم حضرت خلیفہ اولؓ سے استفسار کر لیتے اگر آپ اسے حضور کی زندگی میں شائع کرتے آپکا حضور کی زندگی میں خاموش رہنا اور بعد میں شائع کرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ حضور پر افترا کر رہے ہیں۔ ورنہ حضور کی زندگی میں شائع نہ کرنے کی کوئی معقول وجہ بتائیں۔ یا مولوی محمد علی صاحب سے موکد بعذاب قسم کے ساتھ اعلان کروائیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی بھتیجی کے متعلق لکھتے ہیں کہ اگر میاں صاحب نے جنازہ نہیں پڑھا تو میاں صاحب موکد بقسم اعلان کریں۔ افسوس ہے اس جواب کے لکھتے وقت مجیب صاحب نے اتنا نہیں سوچا کہ یہ معاملہ ان امور میں سے نہیں کہ جن میں مدعی یہ کہکر اپنی خلاصی کرالے کہ میرے پاس ثبوت نہیں۔ مدعا علیہ سے قسم لیجائے۔ بلکہ اس کی بناء رویت عینی پر ہے۔ کیونکہ یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس نے یا تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ یا کسی ایسے آدمی نے اسکو بتایا ہو جس نے خود دیکھا ہے۔ پس اگر مولوی محمد علی صاحب نے جنازے پڑھتے خود دیکھا ہے تو بھی وہ شائع کریں۔ اور اگر کسی اور دیکھنے والے نے ان کو بتایا ہے تو اس کا نام بتائیں۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی نہیں تو آپ ہی بتلائیں کہ مولوی محمد علی صاحب غلط بیانی کے جرم سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

موکد بقسم اعلان کی ضرورت تو اس وقت پیش آئیگی کہ جب مولوی صاحب اپنی یا کسی اور کی رویت شائع کرینگے ورنہ قسم کا مطالبہ بالکل ناجائز۔ ہاں اگر آپ ایسے معاملوں کا قسم سے ہی فیصلہ چاہتے ہیں تو مولوی محمد علی صاحب سے یہ اعلان کرادیں کہ مجھے مجیب صاحب کی اس تجویز سے اتفاق ہے پھر آپ اس واقعہ کے ساتھ تمام اور واقعات بھی لکھدیں جن کے متعلق آپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے قسم لینی چاہتے ہیں۔ مگر اس شرط پر کہ بالمقابل حضرت خلیفۃ المسیح بھی چند واقعات پیش کرینگے جنپر مولوی محمد علی صاحب کو قسم کھانی پڑیگی۔

مواہب الرحمان کے حوالہ کو ادھورا پیش کر کے جو مغالطہ مولوی محمد علی صاحب نے دیا تھا اس کے متعلق مجیب صاحب یہ عذر کرتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ کی اس عبارت (نؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ یعنی ہم ایمان لاتے ہیں کہ رسول کریم صلعم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس نے آپ کے فیض سے پرورش پائی ہو۔ اور اس کو آپ کے وعدہ نے ظاہر کیا ہو یعنی بمطابق وعدہ نبوی وہ ظاہر ہوا ہو۔ جس میں حضرت صاحبؑ نے اپنے وجود کو دیگر اولیاء سے الگ کر کے بیان کیا ہے۔) کو چھوڑنا اور صرف اس عبارت کو پیش کرنا جس میں صرف اس امت کے اولیاء کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے ہے۔ کہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ کا تعلق لا نبی بعدہ سے نہیں بلکہ آئندہ کے جملہ یعنی وللہ مکالمات ومخاطبات مع اولیاءہ فی ھذہ الامۃ کے ساتھ ہے یہ جواب اگر مغالطہ دہی نہیں تو عربی زبان سے کمال ناواقفیت کا ثبوت ضرور ہے۔ ہمارے مجیب صاحب اس صورت کو مدنظر رکھکر اگر ان دونوں فقروں کے معنی اردو میں کر لیتے تو غالباً ان کی قلم سے ایسی رکیک تاویل کبھی نہ نکلتی جو ان کی علمی پردہ دری کا موجب ہوتی۔ کیونکہ اس صورت میں اردو میں اس کے معنے اسطرح ہونگے اللہ تعالیٰ اس امت میں اولیاء کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا ہے مگر اس شخص کے ساتھ نہیں جس نے رسول کریم صلعم کے فیض سے پرورش پائی ہو۔ اور جو آپ کے وعدہ کے موافق ظاہر ہوا گویا رسول کریم صلعم کے فیض سے پرورش پانیوالا شخص خدا کے مکالمہ مخاطبہ سے بھی محروم رہا۔ نعوذ باللہ من ذالک کیا اس سے بڑھکر کوئی لغو معنی ہو سکتے ہیں۔ اگر مجیب صاحب عربی علوم سے اس قدر بے بہرہ تھے تو اس عبارت کے فارسی معنوں پر ہی نظر ڈال لیتے۔ تاکہ ایسی خطرناک لغزش سے محفوظ رہتے۔ دیکھئے عربی عبارت کا کتاب میں یوں ترجمہ کیا گیا ہے۔ "ایمان مے آریم کہ او خاتم الانبیاء است بعد او ہیچ پیغمبرے نیست مگر آنکہ از فیض او پرورش یافتہ باشد و موافق وعدہ او ظاہر شدہ" اس کے بعد آپ اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ حدیث میں لا نبی بعدی آیا ہے وہاں کوئی استثنا نہیں پھر حضرت صاحبؑ کس طرح استثنا کر سکتے ہیں۔ سبحان اللہ کیا اعلیٰ درجہ کا جواب ہے جس کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ مجیب صاحب کو احادیث پر کس قدر وسیع عبور ہے۔ گویا حدیث دانی آپ پر ختم ہے مگر گستاخی معاف کیا نبی کریم صلعم نے احادیث میں اپنی امت کو ایک مسیح کا وعدہ نہیں دیا اور کیا انہی احادیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

363

میں اسکو نبی اللہ کہا۔ اگر کہا ہے تو حدیث میں استثنا ہوا یا
گیا یا نہیں۔ جناب محدث صاحب بھی وہ استثنا ہے۔
جس کو حضرت صاحب نے اظہرہ کے الفاظ میں ذکر فرمایا
ہے۔ کیا اب بھی آپ کی سمجھ میں آیا یا نہیں۔ کہ حضرت صاحب
نے کہاں سے یہ استثناء لیا ہے۔

دوسری بات آپ نے یہ لکھی ہے کہ حضرت صاحب کا
یہ فرمانا فان القرآن اکمل وطر الشریعۃ یعنی قرآن شریف
نے شریعت کی حاجت کو پورا کر دیا ہے۔ نبوت کے لئے
مانع ہے۔ اور اس کے انقطاع پر دلیل ہے۔ کیا ہی
اچھا جواب تھا۔ اگر اس کے ساتھ آپ یہ بھی ثابت کردیتے
کہ ہر نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری ہے۔ تاکہ دعویٰ
اور دلیل میں کچھ مناسبت ہو جاتی۔ سنئے اس جملہ کو
انقطاع نبوت پر دلیل سمجھنا آپ جیسے عالم کا ہی کام ہے؟
یہ الفاظ تو اپنے ماقبل کی علت بیان کرنے کے لئے لکھے
گئے ہیں۔ ان کے ماقبل دو باتوں کا ذکر ہے۔ اول اس
امت میں ایک شخص وہ بھی ہوا ہے۔ جس نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پرورش پاکر نبوت حاصل
کی ہے۔ اور دوسرے اس امت میں بہت سے اولیاء
ہوئے ہیں۔ جنھوں نے خدا تعالیٰ سے مکالمہ مخاطبہ کا انعام
پایا۔ مگر یہ مکالمہ مخاطبہ ان کے ساتھ اس کثرت کے ساتھ
نہیں ہوا۔ کہ وہ نبی بن جاتے۔ ان دونوں انعاموں کو کیوں
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے وابستہ کر دیا گیا
اور کیوں نبوت کے انعام کو حاصل کرنے کے لئے
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پرورش پانا اب
شرط ٹھہرایا گیا۔ اسلئے کہ قرآن شریف کامل کتاب ہے۔ اب
اسکی پیروی کے بغیر براہ راست نہ کوئی خدا تعالیٰ سے
مکالمہ مخاطبہ پا سکتا ہے۔ اور نہ کوئی براہ راست نبوۃ
کے درجہ کو حاصل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے بوجہ
شرائع کے ناقص ہونے کے لوگ نبوت کے درجہ کو براہ
راست حاصل کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اب اگر کوئی شخص
بغیر قرآن شریف کی اتباع کے کوئی انعام حاصل کرے تو
اس کے یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف سے باہر بھی کوئی طریق
ہے۔ جس پر چلکر خدا تعالیٰ سے انعامات حاصل کئے جا سکتے
ہیں۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوئے کہ
دیگر کتب کی طرح قرآن شریف بھی ناقص ہو۔ معاف رکھئے
یہ بھی آپ کی عربی زبان سے ناواقفیت کی وجہ ہے کہ آپ
اس جملہ کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبوت حاصل
کرنے کو ثابت کر رہا ہے۔ انقطاع نبوت پر دلیل بنا رہے ہیں۔

اس کے بعد تازہ غلط بیانیوں میں سے پہلی کی نسبت
آپ نے سید محمود یعقوب کی شہادت بدیں الفاظ درج کرائی ہے
کہ قاضی اکمل صاحب کا کارڈ بابت تبدیلی عقیدہ پہنچا تھا
مجیب صاحب! آپ مولوی محمد علی صاحب کے یہ الفاظ لکھ کر
"کہ آپ اس عقیدہ اور اپنے خیالات میں تغیر کریں۔ تو ہمارے
ساتھ رہ سکتے ہیں۔" شہادت لکھوا دیں یا قاضی اکمل صاحب
کے خط سے یہ الفاظ دکھا دیں۔ تب مولوی محمد علی صاحب
غلط بیانی کے الزام سے بری ہو سکتے ہیں۔ ورنہ آپ کی
کوشش خود آپ کو مغالطہ دہی کی مجرم بنا رہی ہے۔ تعجب
ہے۔ آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکے۔ کہ قاضی اکمل صاحب یہ
الفاظ کس طرح لکھ سکتے ہیں۔ کیا جماعت میں رکھنا یا جماعت
سے خارج کرنا قاضی اکمل صاحب کا کام ہے۔ اس کے
بعد آپ نے اظہار النصائح وغیرہ کے کچھ حوالے دیئے ہیں۔
وہ کتاب چونکہ مجھے مل نہیں سکی۔ اسلئے اس کے متعلق
کچھ عرض نہیں کر سکتا۔

چوتھے الزام کو رد کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے بیشک
ہم نے ذکر الٰہی کے صہ ۱۹ پر پڑھا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم اور مسیح موعود ہم پلہ اور برابر ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی
ہے کہ حوالہ دیتے وقت ہمارے پیغامی دوستوں کے دلوں
سے کیوں خوف خدا بالکل کافور ہو جاتا ہے۔ مجیب صاحب
آپ کو وہاں پر یہ نظر نہیں آیا۔ "مگر درجہ کے لحاظ سے
آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کہنا میں کفر
سمجھتا ہوں۔" "مگر یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت مسیح موعود کی ایک شان اور ایک درجہ ہے۔ بلکہ شاگرد
اور استاد آقا اور غلام کی نسبت ہے۔" ان کھلی کھلی عبارتوں
کے ہوتے ہوئے آپ کیوں لوگوں کی آنکھوں میں دھول
ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ
کی نظروں پر ہے۔ اسکو کوئی مغالطہ نہیں لگ سکتا۔

پانچویں الزام کا رد کرتے ہوئے جو سوال آپ نے کیا
ہے۔ اس کا جواب تو میرے مضمون میں پہلے سے ہی موجود ہے
میں نے پہلے ہی دیگر اولیاء کے نبی نہ بننے کی وجہ بیان کر دی
تھی۔ جب تک آپ اس وجہ کو نہ توڑیں۔ تب تک آپ کا سوال
قابل التفات نہیں۔ ہاں یہ آپ کو یاد رہے کہ نبوت کا انعکاس
اور نبی بننا یہ لازم و ملزوم نہیں۔ جب تک نبوت محمدیہ اپنے
تمام کمالات کے ساتھ کسی کے آئینہ ظلیت میں منعکس نہ ہو
تب تک وہ نبی نہیں بنتا۔ جیسا کہ حضرت صاحب ایک غلطی کے
ازالہ میں فرماتے ہیں۔ "بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی
مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں"
اور ایسا شخص صرف حضرت مسیح موعود ہوئے ہیں۔ جیسا کہ
حضرت مسیح موعود خود غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں کہ ایسا
بروز ایک ہی مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔

تیسری غلط بیانی پر آپ نے خاص طور پر زور دیا ہے اسلئے
اس پر علیحدہ بحث کرنا مناسب سمجھ کر اسے آخر میں بیان کرتا
ہوں۔

تیسرا الزام مولوی محمد علی صاحب پر یہ تھا کہ اخبار
الفضل کے مندرجہ ذیل نوٹ کو غلط قرار دیا ہے۔ یہ مصافحہ کرتے وقت
جناب مولوی محمد احسن صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا کہ
میں اسوقت نہیں جا سکتا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ اور میرا
جلسہ تک ٹھیرنا ضروری ہے۔ جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔"
اس کے جواب میں مجیب صاحب نے مولوی محمد احسن صاحب کا ایک
خط درج کیا ہے۔ جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ "میرے پہلے عقائد
میں بحالت قیام قادیان میں کوئی فرق نہیں آیا۔" میں نہیں
سمجھ سکتا۔ کہ یہ خط مولوی محمد علی صاحب کو الزام سے کس طرح بری
ثابت کرتا ہے۔ کیا اس خط میں مولوی صاحب نے کہیں یہ
لکھا ہے۔ کہ میں نے مولوی محمد علی صاحب کو یہ نہیں کہا تھا۔
کہ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ باقی عقائد میں تغیر نہ آنا یہ تحقیقات
کے جاری رکھنے کے منافی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص
کے عقائد میں ابھی کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو۔ مگر وہ تحقیقات
میں لگا ہو۔ شاید آئندہ ہو جائے۔ پھر میرا مطالبہ تو یہ تھا
کہ مولوی محمد علی صاحب بتائیں۔ کہ انکو مولویصاحب نے براہ راست
یہ بات کہی تھی یا نہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ اگر مجیب صاحب بجائے
مولوی محمد احسن صاحب کا خط درج کرنے کے مولوی محمد علی
صاحب سے دو حرفی جواب لکھوا دیتے۔ کہ مجھے مولویصاحب نے
یہ نہیں کہا کہ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ بس جبکہ مولویصاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کو براہ راست یہ لکھا ہے - تو ان کا اس کو غلط قرار دینا غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے - اس خط کو پیش کر کے بڑی خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے - اور اس سے پہلے مولوی محمد علی صاحب نے بھی اسبات کا بڑے زور سے اعلان کیا تھا کہ مولوی محمد احسن صاحب عقائد میں ہمارے ساتھ ہیں - مگر میں حیران ہوں کہ یہ خوشی کیوں ہے - اس خط میں تو مولوی محمد احسن صاحب نے ان کے ساتھ عقائد میں سخت اختلاف کا اظہار کیا ہے - کیونکہ انھوں نے اس خط میں لکھا ہے - کہ مسئلہ نبوت میں میرا وہی عقیدہ ہے - جو ستہ ضروریہ میں میں نے لکھا ہے - اب ستہ ضروریہ کو جب ہم دیکھتے ہیں - تو اس میں صاف یہ لکھا ہوا پاتے ہیں "حضرت موسیٰ اور ان کی کتاب تورات تو ایسی کامل اور مکمل ہوئی کہ ان کی اتباع سے صدہا انبیاء بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے جن کے آخری نبی حضرت عیسیٰ ہیں" صفحہ ۵۸ پھر لکھتے ہیں "حضرت موسیٰ کی اُمت میں بھی صدہا نبی ان کی اتباع کی طفیل سے ہو گئے ہیں - حالانکہ حضرت موسیٰ کا صرف اسقدر مرتبہ تھا - لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی" صفحہ ۵۸

اب مولوی محمد علی صاحب بتلائیں - کہ کیا مولوی محمد احسن صاحب نے اس خط میں ستہ ضروریہ کا حوالہ دیکر آپ کی اس بناء پر تبر نہیں رکھ دیا - جس پر آپ نے نبوۃ فی الاسلام کی ساری عمارت کھڑی کی تھی - آپ کے تمام عقائد کی بناء تو صرف اسی بات پر ہے - کہ نبوت کسی نبی کی اتباع سے ہرگز نہیں مل سکتی - اور یہ بھی بتائیں - کہ اگر مولوی صاحب اور آپ کے عقائد ایک ہی ہیں - تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے اگر نبوۃ مل سکتی ہے - تو حضرت نبی کریم صلعم کی اتباع سے کیوں نہیں مل سکتی - ہاں ایک بات اور بھی بتا دیں - کہ اگر مولوی صاحب اور آپ کے عقائد میں اتحاد ہے - تو کیا آپ حضرت یوسف کو غیر نبی سمجھتے ہیں کیونکہ مولوی محمد احسن صاحب تو ان کو جزوی نبی مانتے ہیں اور آپ کے نزدیک جزوی نبی اور غیر نبی مترادف ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں "اگر حضرت یوسف کو جزوی نبوت عطا ہوئی - تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین "مرحمت ہوا" ریویو

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۰۰ء

پھر مولوی محمد احسن صاحب فرماتے ہیں "مولوی محمد علی نہ جزوی نبوت کے معنے سمجھتا ہے نہ مجازی کے نہ ظلی کے - خاکسار نے تو ستہ ضروریہ میں لکھ دیا ہے - کہ اس صورت میں اگر اصل وظل میں تساوی بھی ہو - تو کچھ ہرج نہیں - کیونکہ افضلیت بسبب اصلیت پھر بھی اصل ہی کو رہیگی" اب آپ مولوی صاحب کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر جو ستہ ضروریہ کے حوالہ سے لکھے گئے ہیں - ذرا اپنے اور مولوی صاحب کے عقائد ایک ہونے کی حقیقت تو سمجھا دیں ۔

مولوی صاحب کی صوت کی ان کھلی کھلی تحریروں کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ کہتے جانا کہ وہ عقائد میں ہمارے ساتھ ہیں - کیا عمداً لوگوں کو مغالطہ دینا نہیں -

مجیب صاحب نے اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف بھی نعوذ باللہ کچھ باتیں بطور غلط بیانیاں منسوب کی ہیں - مگر ان باتوں کو غلط بیانیاں کہنا آپ جیسے سخن شناس آدمی کا ہی کام ہے - مثلاً آپ لکھتے ہیں "میاں صاحب کو ابھی تک غلام احمد کی ترکیب معلوم ہوئی یا نہیں -"

اول تو حضرت خلیفۃ المسیح نے کہیں لکھا نہیں کہ مجھے اس کی ترکیب نہیں معلوم - لیکن اگر اسکو درست بھی مان لیں - تو پھر بھی اسمیں غلط بیانی کیا ہوئی - اسلئے بیشتر اس کے کہ ان باتوں کا جواب دیا جائے - میں مجیب صاحب سے غلط بیانی کی تعریف دریافت کر لینا ضروری سمجھتا ہوں - کیونکہ مجھے ان تمام باتوں میں ایک بھی ایسی بات نظر نہیں آئی - جس کو غلط بیانی کہا جا سکے - بلکہ میرے نزدیک یہ سب باتیں اس مشہور مثل کی مصداق ہیں کہتے ہیں کہ ایک تیلی اور جاٹ میں گفتگو ہوئی - تیلی نے کہا - جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ - جاٹ نے کہا تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو - تیلی نے کہا کہ قافیہ تو نہ بنا - اس نے کہا کہ قافیہ بنے یا نہ بنے بوجھ سے تو مریگا - بعینہ اسی طرح ہمارے پیغامی مجیب نے بھی کیا ہے - جب اپنے آپکو مولوی محمد علی صاحب کی پوزیشن بچانے سے عاجز پایا تو لوگوں کی توجہ کو دوسری طرف پھیرنے کے لئے چند بے تعلق باتوں کا ذکر کر کے ہم پر سوال کر دیا تاکہ یہ جواب دینے میں مصروف ہو کر ہمارا پیچھا چھوڑ دیں - خیر اگر آپ غلط بیانی کی تعریف کریں تو ساتھ ہی ان باتوں کو بحوالہ کتاب و صفحہ تحریر کریں پھر ان کا جواب بھی سن لیں - والسلام

خاکسار عبدالرحمن مصری

بک ڈپو تالیف و اشاعت

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک خاص تحریک کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اشاعت کا انتظام فرمایا ہے - چنانچہ جو جو کتابیں ختم ہو چکی ہیں - وہ از سر نو لکھوائی اور چھپوائی جا رہی ہیں - اسلئے دوستوں پر واجب ہے - کہ آیندہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصنفہ کتابیں بلکہ سلسلہ کی سب کتابیں اسی بک ڈپو سے منگوایا کریں - کیونکہ اس کے لئے ایک علیحدہ دکان کا انتظام کیا گیا ہے جس قدر اس تجارتی کاروبار کو فروغ دیا جائے گا - اسی قدر ارزاں اور جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفاء سلسلہ ادام اللہ مجدہم کی کتب مل سکیںگی - اور اس سرمایہ کو بھی تقویت پہنچیگی - جو مختلف احباب سے لیکر اس کام میں لگایا گیا ہے - کام کی موجودہ صورت شخصی نہیں بلکہ آپ کا اپنا ہی روپیہ اس کام میں لگا ہے - اس لئے خرید و فروخت بھی اسی بک ڈپو سے چاہیئے - یہ انتظام کر لیا گیا ہے - کہ ہر قسم کی کتابیں سلسلہ کی ایک ہی جگہ سے مل سکیں - اسی طرح وی پی منگانے میں رعایت محصول اور ہر قسم کی سہولت ہوگی -

پس دوستوں کی خدمت میں تاکیداً گذارش ہے - کہ وہ اس بک ڈپو کو جو نظارت سلسلہ احمدیہ کا ہے - فروغ دینے میں ہر طرح کی مدد دیں - اور اپنے اپنے آرڈروں سے ممتاز فرمادیں - اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں تاکید فرمادیں - کہ وہ یہیں سے خرید کتب کیا کریں نیز حضرت مسیح موعود کی کتب اور پھر اس کے بعد دیگر ضروری کتابوں کی اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے - اور اس فرض سے گو نہ تساہل سے کام لیا جا رہا ہے -

رحیم بخش - ناظر تالیف و اشاعت - قادیان

نوٹ :- درخواستیں اس پتہ پر آئیں

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الارشاد

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بیت المال کیلئے قرض کی تحریک

تیسری بات جس کی طرف احباب کو میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ میں نے جلسہ سالانہ پر اعلان کیا تھا۔ کہ ہر زمیندار جس کے پاس ایک مربع زمین کا ہے۔ فی مربع ایک سو روپیہ بطور قرض فوراً ضروریات سلسلہ کے چلانے کیلئے ادا کر دے۔ اور یہ رقم ایک سال سے دو سال تک کے عرصہ میں واپس ادا کی جائیگی۔ انشاء اللہ۔ اور اسی طرح جن علاقوں میں مربعوں کے رنگ میں زمینوں کی تقسیم نہیں ہوئی۔ وہ لوگ فی تیس گھماؤں زمین چاہی پر ایک سو۔ اور فی پچاس ایکڑ زمین بارانی میں ایک سو روپیہ بطور قرض بیت المال میں داخل کردیں۔

جو لوگ ملازم یا تاجر ہیں۔ انکو چاہیئے۔ کہ جن کی آمد ایک سو سے لیکر دو سو روپیہ ماہوار تک ہے۔ وہ ایک سو روپیہ۔ اور جن کی اس سے زیادہ ہے۔ وہ دو سو روپیہ ماہوار سے اوپر فی ایک سو روپیہ کی آمد پر ایک سو روپیہ کے حساب سے رقم بیت المال میں بطور قرض ادا کردے یہ رقوم بھی اسی طرح ایک سال سے دو سال تک ادا ہونگی ان لوگوں کے سوا جو دوسرے لوگ اس کام میں حصہ لینا چاہیں وہ بھی حصہ لے سکتے ہیں ۔

امیروں اور پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو چاہیئے کہ فوراً اس ہدایت کے ماتحت اپنے اپنے علاقوں سے رقوم جمع کر کے مع اسماء قرض دہندگان بیت المال میں روانہ کردیں۔ اور ہرگز تاخیر سے کام نہ لیں۔

میں جلسہ کے موقع پر بتا چکا ہوں۔ کہ اس قرض میں بھی ایک حکمت ہے۔ اور اس رقم کو میں بطور قرض ہی لینا پسند کرتا ہوں ۔

مگر ساتھ ہی میں ان لوگوں کو جو اس وقت تک دوسرے بھائیوں کے برابر چندہ دینے سے معذور رہے ہیں۔ یا انھوں نے بالکل ہی غفلت سے کام لیا ہے۔ اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنی غفلت کو دور کر کے اس بوجھ کو جو صرف ان کے چند بھائی اٹھائے ہوئے ہیں۔ اپنے سروں پر اٹھانے کی کوشش کریں تا ایسا نہ ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے کوئی ایسا بوجھ نازل کرے جس کے اٹھا سکنے کی انھیں بالکل ہی طاقت نہ ہو۔ اسلام کی حالت نازک ہے۔ اور ہمیں سخت قربانیوں کے ساتھ اس کام کو بجالانا ہے۔ جو ہمارے سپرد ہوا ہے۔ پس سستی اور غفلت ترک کردو۔ اور آنکھیں ملنی چھوڑ دو۔ اب کام کرنے کا وقت ہے۔ آرام کا وقت بعد میں آنیوالا ہے۔ اگر آج کام کروگے۔ تو ایسے لمبے زمانہ تک آرام پاؤگے۔ جو ختم ہی نہ ہوگا۔ اور اس قدر آرام پاؤگے۔ کہ جو تمہارے واہموں میں بھی نہیں ہے۔ اے امراء کے گروہ خدا کے حکم کی بجا آوری اور اس کے دین کی خدمت کی ذمہ واری سے تو بھی آزاد نہیں اور اے فاقہ زدہ فقیرو! اپنے مولا کے نام کی اشاعت کی ماموریت سے تم بھی باہر نہیں ہو۔ پس اٹھو اور اپنے کام میں لگ جاؤ۔ تمہاری زمینیں تمہارا مال سب یہیں رہ جائیگا۔ صرف وہی تمہارے ساتھ جائیگا جسے آج تم اپنے ہاتھوں سے خدا کی راہ میں دے جاؤگے۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح - قادیان

اسماء گرامی ان صاحبان کے جن کی رقم قرضہ دفتر بیت المال میں پہنچ چکی ہے :-

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مع دیگر صاحبزادگان عالی بیت نبوی بحساب عام شرح سے دو چند۔ ۱۲۰۰

(۲) بابو فضل احمد صاحب کیمل کور - راولپنڈی۔ ۱۰۰

(۳) چودھری علی گوہر صاحب معرفت حضرت صاحب۔ ۱۰۰

(۴) شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ۔ ۱۰۰

(۵) میاں محبوب عالم صاحب۔ لاہور۔ ۱۰۰

(۶) ملک فضل الٰہی صاحب کنجاہ - ضلع گجرات ۲۰

(۷) سلطان محمد خاں صاحب احمدی تاجر گھڑی ساز بھاگلپور ۱۰۰

(۸) ڈاکٹر فضل دین صاحب - خوشاب ۱۰۰

(۹) چودھری نواب الدین صاحب نمبردار چک $\frac{6}{11}$ منٹگمری۔ ۲۵۰

(۱۰) سید عبدالمجید صاحب مہتمم بندوبست - پکھور علاقہ ۔ ۲۰۰

(۱۱) محمد عالم صاحب تونیکی - گوجرانوالہ ۔ ۱۰۰

(۱۲) قاضی محبوب عالم صاحب بھیرہ پور ۱۰۰ - (۱۳) قاضی محمد عبداللطیف صاحب بھیرہ پور ۱۰۰

(۱۴) میاں امام الدین صاحب سیکھواں ۱۰۰ (۱۵) میاں خیر دین صاحب سیکھواں ۱۰۰

(۱۶) بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر - لاہور ۔ ۱۰۰

(۱۷) بابو شاہ عالم صاحب جہلم ۱۰۰ - (۱۸) مستری اللہ دین صاحب جہلم ۱۰۰

(۱۹) اہلیہ حافظ روشن علی صاحب - قادیان ۔ ۱۰۰

(۲۰) مولوی محمد احسان الحق صاحب مونگھیر۔ ۱۰۰

(۲۱) بابو مرزا نصر اللہ صاحب مردان ۔ ۱۰۰

میزان کل ۳۳۵۰

اس قرض دینے کے متعلق حسب ذیل وعدے بھی دفتر بیت المال میں پہنچ چکے ہیں :-

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی - بذریعہ تار ایکماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں ۔ ۱۵۰۰ - جماعت کوہاٹ ۷۰۰

جماعت فیروز پور۔ ۱۱۰۰

محمد شفیع صاحب قریشی عیسیٰ خیل ضلع میانوالی۔ ۲۰۰

حکیم محمد حسین صاحب قریشی مفرح عنبری لاہور۔ ۱۰۰

بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ ۔ ۱۰۰

محمد شریف صاحب فیروز والہ - ضلع گوجرانوالہ۔ ۱۰۰

حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ ۔ ۱۰۰

محمد اسمٰعیل صاحب جمعدار سیول کیڈٹ جماعت پشاور میں داخل کردیا ہے ۲۰۰

شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ ایک باغ فروخت کرنیوالا ہوں۔ اگر وہ بک گیا۔ تو اس کی قیمت قرضہ میں دونگا ۹ ہزار کی مالیت کا باغ ہے ۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ بعض احباب ایسے ہیں کہ اگرچہ انکی آمد تو یکصد روپیہ سے کم ہے۔ مگر وہ اس کار خیر میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ جناب کا اس بات کے متعلق صریحاً حکم نہیں ہے اسلئے درخواست ہے۔ کہ اگر بعض لوگ اسمیں حصہ ڈالکر ۱۰۰ - ۲۰۰ اکٹھا کر کے بیت المال کو قرض دینا چاہیں تو کیا وہ اسطرح پر قرض دیدیں۔ حضور نے فرمایا " جو شخص خوشی سے شامل ہونا چاہے۔ ہو سکتا ہے۔" نیز یہ دریافت کرنے پر کہ اگر کسی شخص کی ماہوار تنخواہ تو یکصد سے زائد ہو۔ مگر وہ ہو مقروض۔ اور قرض بھی بعض وجوہات سے کچھ سودی ہو۔ تو کیا ایسے شخص کیلئے بھی اس قرضہ میں لازماً حصہ لینا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دیدیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تلاش گم شدہ

میرا بھائی مسمی محمد شفیع ولد کریم بخش قوم ارائیں عمر تخمیناً ۲۵ سال قد قریباً ۵ فٹ ۶ انچ رنگ گندمی انٹرنس پاس عرصہ قریباً تین سال سے لاپتہ ہے۔ یکصد روپیہ انعام پختہ پتہ بتانیوالے صاحب کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔

محمد یعقوب احمدی سب انسپکٹر زمیندارہ بنک موضع گوکھووال چک نمبر ۱۲۱۔ برانچ ڈاکخانہ و ضلع لائلپور

عام برادران احمدیہ کے لئے ایک نادر موقعہ

تمام احباب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے قادیان میں ایک ایسی بلڈنگ بنائی ہے جس پر میرا تمام روپیہ خرچ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے میں عرصہ اڑھائی سال سے بیکار بیٹھا ہوں۔ اب میں دوستوں کو تین باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو جو صاحب میرے ساتھ بیع سلم کرنی چاہے تو اس کو کل روپیہ ۲۸ فروری تک پیشگی دینے پر مبلغ سولہ روپیہ فی ہزار کے حساب خشت ۱۲ اول ماہ مئی۔ جون میں دونگا کل جسمیں دس فیصدی ۱۲ دوم ہوگی۔ ۲۔ اگر کوئی صاحب بطور تجارت روپیہ دینا چاہے تو اس شرط پر دے سکتا ہے کہ کام کرنیوالا دو حصہ منافع کا حقدار اور روپیہ والے کا ایک حصہ۔ ۳۔ اگر کوئی صاحب مکان رہن باقبضہ لینا چاہے تو سات دوکانیں اور ایک مکان جن کا اس وقت مبلغ بائیس روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے چار ہزار روپیہ کو رہن باقبضہ دینے کو تیار ہوں۔ ۴۔ اگر کوئی صاحب اس مکان اور دوکانوں کو بیع لینا چاہے۔ تو وہ خود دیکھ لے اور روبرو ہو کر فیصلہ کرلے۔ یہ مکان محلہ دارالفضل متصل نور ہسپتال براستہ موضع کھارا پر لب سڑک ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ ان جملہ امور کے متعلق جو صاحب اطمینان کرنا چاہیں مجھ سے قادیان میں آکر کریں۔ فروری ۱۹۲۲ء کے آخر تک

المشتہر

مستری عبدالرحمن ٹھیکیدار بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

کیا آپ نے الفضل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء

میں مسٹر سکاٹ امریکی کی کتاب موسومہ "یورپ میں اسلامی سلطنتیں" کے ترجمہ کا مفصل اشتہار نہیں پڑھا؟ اگر پڑھا ہے تو درخواست بھیجنے میں جلدی کیجئے۔ تاکہ آپ کی عنایت سے کتاب جلد چھپے۔ یقین جانئے کہ ایسی بے نظیر کتاب یوں آسانی سے پھر نہ ملیگی۔ اس کتاب سے ہمارے مشن کو بہت مدد پہنچیگی۔ اس کتاب کے لئے یہ فخر کافی ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نظر فیض اثر سے گزر چکی۔

المشتہر محمد خلیل الرحمن سپرنٹنڈنٹ دفتر انجمن ترقی اسلام لاہور

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکڑوں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ڈرکوپ۔ لیف۔ گرزنر نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے ۱ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف عجیب صنعت قابل دید کاغذ پر ۲۸۸ صفحہ کی مجلد قیمت ۲

حمائل شریف عکسی مطبوعہ لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۰۱ قیمت عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نور الدین شیر محمد تاجران دارالامان قادیان

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہوگیا ہے۔ لہذا جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی ۵ روپے سے ۱۵ روپے۔ نیز ہمارے ہاں پیتل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سرمہ دانے بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۲ سرمہ دانی ۱۲

المشتہر شیخ محمد یحییٰ الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہوتا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب کا بنا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند لگروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۸ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۳۰ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا تھوڑا تھوڑا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے یہ سرمہ خاص کر جس کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کر لیں۔

شہید مرحوم صاحبزادہ عبداللطیف کے حالات حصہ اول و دوم ۶ محصول ڈاک ۱ کے ٹکٹ بھجوا دیں۔

سرت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و خفقان و خبث فساد طعم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ قسم دوم ۸ فی قلہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ تسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ارزاں قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرغ کی گولیاں

میں نے ایک بچہ مرغ کو چودہ تولہ ہڑتال ورقی ڈیڑھ ماہ میں کھلا کر پھر اس کو ذبح کر کے اس کے پیٹ میں (مقوی اعضاء رئیسہ) ادویات بھر کر روغن گاؤ میں بریاں کر کے گولیاں تیار کی ہیں۔ جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں از سر نو طاقت آجاتی ہے اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہے۔ زیادہ تفصیل سے فوائد لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص خود ہڑتال کی خوبی جانتا ہے۔ خوراک ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ دودھ چالیس روز تک قیمت بلحاظ محنت و فوائد کے معمولی ۶ روپے فی درجن رکھی گئی ہے۔ محصول وغیرہ بذمہ خریدار نوٹ گولیاں صرف چالیس خریداروں کیلئے ہیں۔

المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد

تریاق چشم گوجرات گڑھی شاہ دولہ صاحب

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو جناب اکمل صاحب منیجر الفضل نے پسند فرما کر سبک۔ صاف چمکدار۔ گول سچے موتیوں کے مشابہ۔ کنٹھے اور ہار بنانے کیلئے دلفریب کہا ہے۔ خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب انپر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما صاف اور چمکدار ہیں۔ دلفریبی۔ خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ عمدگی نزاکت اور آبداری میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے کیلئے نکے درمیان سوراخ ہیں۔ سبک۔ نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں" اسی طرح تین درجن اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں ان کی تعریف لکھی ہے۔ اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے۔ قیمت علاوہ محصول تین روپے فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے معہ محصول اپنی قیمت منگالیں۔

منیجر کارخانہ سودیشی موتی پانی پت حلقہ نمبر ۳

ہندوستان کی خبریں

سرحدی قبائل کے حملے پشاور۔ ۲۹ رجنوری مورخہ ۱۷ رجنوری کی شام کے وقت ماورائے سرحد کے غیر آئین اشخاص کے ایک گروہ نے ایک خٹک کی رہنمائی میں مقام سمارا بالا ضلع کوہاٹ پر حملہ کیا۔ خبر پہنچنے پر پولیس مقامی پولیس اور دیہاتی چوکیداروں کی ایک جماعت موقع پر جا کر رزم آرا ہوئی۔ لیکن حملہ آور اندھیرے میں بچکر نکل گئے۔ دو حملہ آور گرفتار ہوئے۔ جن میں سے ایک گولی کھا کر مجروح ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ تین اور حملہ آوروں کو بھی زخم آئے ہیں۔ اسی روز مسعودوں کا ایک مختصر گروہ نوزائی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے بھیڑ بکریوں کا ایک گلہ ہانک کر لے گیا۔ نوزائی خرگی اور گرنی سے فوج اور پولیس کے دستوں نے تعاقب کیا۔ اور بہت سی بھیڑیں چھڑالیں۔ لیکن حملہ آور بچکر نکل گئے۔

وانا میں ہر طرح سے سکون ہے اور وزیری شرائط امن کے سامنے سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔ حاجی عبدالرزاق مشہور و معروف افغانی شورش پسند ابھی تک شکین میں ہے۔ جو افغانی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اور وزیروں کو واپس آنے سے منع کر رہا ہے۔ اس کا رسوخ بہت کم ہو گیا ہے۔ اور اس کی جماعت روز بروز گھٹ رہی ہے۔ وزیریوں پر اس کا اثر محض اس وجہ سے تھا کہ وہ ان کو سامان حرب اسلحہ اور غلہ وغیرہ لگاتار مہیا کرتا رہتا تھا۔ اگر اسے مدد نہ ملتی تو کبھی کا اس ملک سے نکل گیا ہوتا۔

کلکتہ میں ۲۰۲ آدمیوں کو سزائیں ۲۷۳ آدمی ۲۲ رجنوری کو گرفتار کئے گئے ہیں ان کی پیشی ہوئی۔ عدالت نے ۲۰۲ کو ایک ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ اور باقی رہا کر دئے گئے ہیں۔ کیونکہ بعض ابھی نابالغ تھے۔

کلکتہ میں عدم تعاون کا کام ملتوی کلکتہ۔ ۲ رفروری۔ آج عدم تعاون والوں نے آرام کیا ہے۔ ان کا کام سرسوتی پوجا کے باعث ملتوی رہا ہے۔ کوئی جلسہ کوئی پکٹنگ وغیرہ نہ تھی۔ کدار بور جیل میں جو کانگرس والنٹیر قید ہیں۔ انہوں نے سرسوتی پوجا کا تیوہار منایا۔ جیل کے حکام نے لڑکوں کو جیل میں داخل ہونے سے نہیں روکا۔

اسنسول میں ۲۷ بم کے گولے پائے گئے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ۲۷ بم کے گولے ایک پنجابی کے قبضہ میں بمقام اسنسول پائے گئے۔ ریلوے پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بہار کے سنٹرل جیل پر حملہ پٹنہ۔ ۳۱ رجنوری۔ ۲۷ تاریخ کو بہار کے چھوٹے جیل پر بجاس کہار والوں نے حملہ کیا۔ روال آوارہ گرد لوگ ہیں۔ انھوں نے جیل کے دروازے پر پہرہ دینے والوں پر حملہ کرنے کے بعد ایک بڑے آہنی ہتھوڑے سے قفل توڑا۔ اور جیل میں داخل ہو کر وارڈروں پر غالب ہو گئے۔ انھوں نے اپنے دو زیر حراست ساتھیوں کو چھڑا لیا۔ اور تاریکی میں غائب ہو گئے۔ یہ ساری کارروائی ایک منٹ میں ختم ہو گئی۔

مسٹر شوکت علی وغیرہ کی فاقہ کشی کراچی۔ ۳ رفروری یہ افواہ غلط ہے کہ مسٹر شوکت علی اور ان کی رفقاء ۳ رجنوری سے فاقہ کشی کر رہے ہیں۔

آگرہ میں ڈاکہ زنی کی وارداتیں آگرہ۔ ۳ رفروری۔ غنڈے اور بدمعاش لوگ قابو سے باہر ہو رہے ہیں۔ شہر میں ڈاکہ زنی کی متعدد وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ایک نہایت بڑی واردات چھاؤنی میں بھی ظہور پذیر ہوئی۔ کل سے سکرات کی دکانوں پر پہرہ لگانے کی وجہ سے شہر میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے۔ آج چھاؤنی میں بھی کلالوں کی دکانوں پر پہرے لگائے گئے۔ اور باامن شہری بہت خوف زدہ ہو رہے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے کا مقدمہ لالہ لاجپت رائے کے خلاف قانون ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۷-۱ اور دفعہ ۷ قانون امتناع مجالس مغویانہ کا معہ دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۷ تعزیرات ہند جو الزام عاید کیا تھا۔ اس میں ان کے مقدمہ کی سماعت لاہور کے مرکزی جیل میں ۳ رفروری مسٹر جی۔ ایچ۔ بیرس درجہ اول منصف کی عدالت میں پیش ہوا۔ ان کے خلاف جو الزام لگایا گیا۔ وہ یہ تھا کہ ۳ ردسمبر ۱۹۲۱ء کو بحیثیت صدر مجلس کانگریس ایک گشتی مراسلہ شائع کی جو ٹریبیون اخبار کی ۴ ردسمبر کی اشاعت میں نکلی تھی۔ لہذا انہوں نے قانون امتناع مجالس مغویانہ اور قانون ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

مسئلہ مصر

قاہرہ - یکم فروری - ثروت پاشانے رائٹر کے ایک نمائندہ سے دوران مکالمہ میں ان شرائط کی تصدیق کی - جو اخبار میں شائع ہو چکی ہیں - اور جن پر وہ وزارت عظمٰی کا عہدہ قبول کر سکتے ہیں - محمد پاشا محمود نے وفد کی اختلاف [illegible] کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ دفتر خارجہ کی یادداشت مظہر ہے - کہ برطانیہ عظمٰی ابھی تک اس پالیسی پر قائم ہے - جو لارڈ کرزن کی سکیم میں بیان کی گئی ہے - مسئلہ مصر محض پالیسی کے بار بار بدلنے سے حل نہیں ہو سکتا - جس سے عام مصری متنفر ہیں - اگر ثروت پاشا کی شرائط منظور کر لی گئیں - تو برطانیہ عظمٰی مسئلہ مصر کے حل کی طرف بہت آگے بڑھ جائیگی ✤

مصری جلاوطن

قاہرہ - یکم فروری - زاغلول پاشا اور دیگر جلاوطن شدہ مصریوں کو جزیرہ شیلز میں بھیجدیا گیا ہے - اب وہ وہیں رہینگے ✤

سلیشیا میں ہنگامہ

برلن - یکم فروری - پیرز فارف و سلیشیا میں سخت ہنگامہ ہوا ہے - فرانسیسی سپاہی اسلحہ کیلئے مکانوں کی تلاشیاں لے رہے تھے - کہ شہریوں نے ان پر حملہ کیا - طرفین کا نقصان [illegible]ن ہوا - دو فرانسیسی سپاہی ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے -

[illegible]ی یونانی جنگ جلد [illegible]م کی جائے

لنڈن - یکم فروری - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مشرق قریب کی کانفرنس کے التواء پر برطانی حلقوں میں [illegible]ن مایوسی پھیلی ہوئی ہے - برطانی خیال یہ ہے - کہ یہ [illegible]ت ہی اہم ہے - کہ جس قدر جلدی ممکن ہو - ترکی یونانی [illegible] کو ختم کیا جائے - کیونکہ طرفین کا فائدہ اسی میں ہے - اس [illegible]ی خواہش نہیں - کہ دوسرے کے نقصان کے لئے ایک [illegible]ید کی جائے - برطانی پالیسی کا مقصد یہ ہے - کہ [illegible] پائدار صلح ہو جائے - اور یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی [illegible] کے لئے پہلا ناگزیر قدم یہ ہے - کہ برطانیہ عظمٰی [illegible] اور اٹلی میں ایک مشترکہ قرارداد ہو جائے - جب تک ایسی قرارداد نہیں ہوتی - عارضی صلح کی شرائط نافذ نہ ہونگی اور متعلق جماعتوں کو اس کے نتائج برداشت کرنے ہونگے مختصراً برطانی پالیسی کا مقصد یہ ہے - کہ تینوں دول عظمٰی کی مشترکہ مرضی سے مشرق قریب میں منصفانہ صلح ہو جائے -

مسٹر شاستری

فروری میں انگلستان پہنچیں گے - اور پندرہ روز تک لندن میں رہ کر ہندوستان کو واپس ہونگے ✤

معاہدہ تخفیف اسلحہ

واشنگٹن - یکم فروری - پانچوں دول عظمٰے کے نمائندوں نے باضابطہ اس معاہدہ کو منظور کر لیا ہے - جو بحری اسلحوں کی تخفیف کے متعلق ہے -

مشرق قریب کی شرائط صلح

لنڈن آبزرور کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے - کہ وہ تجاویز جو لارڈ کرزن کل اپنے ہمراہ پیرس لیجا ئینگے - غالباً یہ حسب ذیل ہونگی - اوّل - یونانی سمرنا کے علاقہ کو خالی کر دیں -

دوم - اس علاقہ کو جو برائے نام حکومت ترکی کے ماتحت ہے حکومت خود اختیاری عطا کی جائے ✤

سوم - ایشیائے کوچک میں عیسائیوں کی قلیل آبادی کے تحفظ کے لئے شرائط ✤

چہارم - تھریس میں یونانیوں اور ترکوں کی سرحد کے لئے روڈو سٹ میڈ خط کو خط قرار دیا جائے ✤

انگلستان کا قومی قرضہ

لنڈن - یکم فروری - ۱۹۱۳ء - ۱۹۱۴ء کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے - کہ انگلستان کے قومی قرضہ میں سال گذشتہ کے لحاظ سے معتدبہ کمی واقع ہوئی ہے - سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۲۲ء میں مجموعی قومی قرضہ سات ارب ترسیٹھ لاکھ چالیس ہزار پونڈ ہے - جو بہ نسبت سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۲۱ء سے چوبیس کروڑ چالیس لاکھ پونڈ کم ہے ✤

جنیوا کانفرنس

لنڈن یکم فروری - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ انگریزی اور اطالوی حلقوں میں اس اطلاع پر اعتماد کا اظہار کیا جاتا ہے - کہ جنیوا کانفرنس کا انعقاد ۸ر مارچ کو عمل میں آئیگا - اندازہ کیا جاتا ہے کہ دو ہزار حضرات شریک اجلاس ہونگے - ۳۲ ممالک کے مندوبین اور ان کے عملہ کے ملازم ان میں شامل ہیں - برطانی مستعمرات کو بھی مدعو کیا گیا ہے - سب نے دعوت قبول کر لی ہے - البتہ جمہوریہ امریکہ کے جواب کا انتظار ہے ✤

جنیوا کانفرنس میں ترکی مدعو

فریدبے نمائندہ ترکی مقیم پیرس نے کینیر بونومی کے نام ایک مراسلہ ارسال کیا ہے - جسمیں آپ نے اس امر پر اظہار استعجاب کیا کہ ترکی کو جنیوا کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے کیوں مدعو نہیں کیا گیا - فریدبے کا دعوٰی ہے کہ ترکی کا تعلق یوروپ سے ہے - کیونکہ قسطنطنیہ اور نیز تھریس یوروپ میں واقعہ ہیں - اور بحیرہ روم کے ساحل کا اتنا حصہ اس کے پاس ہے کہ کسی اور قوم کے پاس نہیں ہے ✤

روس میں مردم خواری

سویڈن سے جو امدادی کمیشن روس گیا تھا - اس نے وہاں کے حالات کے متعلق ایک رپورٹ ایم برانٹنگ کی خدمت میں پیش کی ہے جس میں روس کی اندرونی حالت کے متعلق لکھا ہے - کہ وہ اسوقت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے - قحط سے مصائب کی انتہا ہو گئی ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو ہلاک کر کے کھا جاتے ہیں - کمیشن نے مزید غلہ بھیجنے کے لئے پُرزور اپیل کی ہے -

انگلستان میں مصریوں کی طرفداری

مسٹر ویلنٹائن چرول - لارڈ ہیڈ مسٹن - لارڈ ہلز و دیگر مقتدر اور باثر اشخاص نے ایک گشتی چٹھی شایع کی ہے - جسمیں یہ ارادہ ظاہر کیا ہے - کہ ہم ہمدردان مصر کے نام سے ایک جماعت قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - جس کا مقصد یہ ہوگا کہ اسوقت برطانیہ اور مصر کے درمیان جو سخت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے - اس کو دور کیا جائے - اور برٹش پبلک کو اس بات کی ضرورت سمجھائی جائے - اور اس کو مسئلہ مصر کا تصفیہ کر کے برطانیہ کے ارادوں کی طرف سے بدظنی اور بدگمانی دور کی جائے -

شاہ قسطنطین تخت سے دست بردار نہ ہونگے

لنڈن ۳۱ر جنوری - ایم اسٹریٹ سابق یونانی وزیر خارجہ نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ شاہ قسطنطین تخت شاہی سے دست بردار ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں - انکی رائے میں شاہ موصوف بہت ہی ہر دلعزیز ہیں - اور اگر وہ تخت سے دست بردار ہوئے - تو اس سے یونان میں پھر ہنگامے اور فسادات برپا ہو جائینگے ✤

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر منیار الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)